

کلام اکمال

حضرت بابا کمال شاہ صاحب وارثی دام ظلہم

مہتمم خانقاہ وارثیہ حافظیہ نشت گاہ سرکار عالمپناہ قدس سرہ
دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی یوپی بھارت

ترتیب و تزئین

محمد خرم وارثی

ناشر حضرت عنبر وارثیؒ پیلی کیشنز پاکستان



امام القادری دارالافتاء علی سیّدنا صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سید عبد السلام
عرف ملی بالکرم رحمۃ
اللہ علیہ کرم جانب سے
کتاب وارثہ کی یہ
پیشکش کاوش کی گئی جو
کہ ایک سفید پوش
گزشتہ میں اپنے وقت کے
کامل ترین عالم با عمل
وہی تھے جو داخل
سلسلہ حضرت عبداللہ
شاہ شہید رحمۃ اللہ
علیہ سے ہیں لکن اسرار
صدر کراچی میں ان کا
مزار ہے

یہ کام وارث پاک غلام
نوار علیہ الرحمۃ ذکرہ کی
حکم پر کیا گیا اس کام کو
کوئی وارثی ایسی جانب
مستوجب کر کے تو ہیں
حکم مرشد کا ارتکاب نا
کرتے اگر کوئی بھی
شخص یہ کہے کہ اس
نے ہی ذی لہف بیان تو
میں لبیبیہ کا کہ یہ
جھوٹ بول ہے غلام کا
کام غلامی کرنا ہے یعنی
مرشد کے حکم کی
تعمیل کرنا ہے نا کہ
تعریف اور واہ وای وصول
کرنا

میراثے مہربانی سب
وارثین پر حکم مرشد کی
اشاع لازم ہے جھوٹ
بولنے اور واہ وای سے پر
بزرگرمیں شکریہ

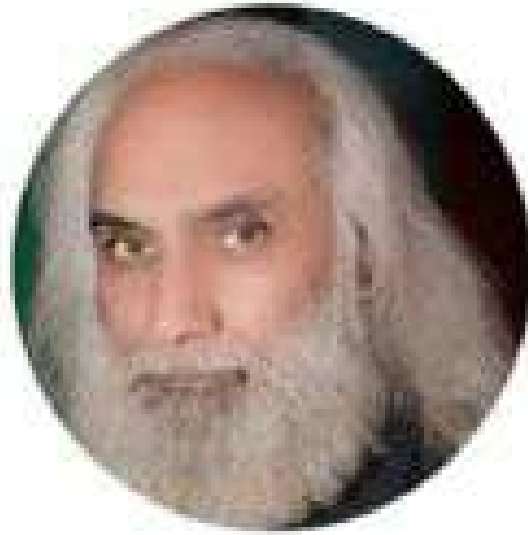


مزه ہے پیاری کا



حضرت بابا کمال شاہ صاحب وارثی دام ظلہم

هوالوارث



سیدرا حیل شاہ وارثی الوارث گوال منڈی لاہور
والے جو دیوہ شریف کی لائبریری سے نایاب
کتب وارثیہ لائے اور انکی وجہ سے ہمیں یہ
کتب میسر آئیں جیسے جیسے وہ کتب ہمیں ارسال
کرتے رہیں گے ویسے ہی ہم آپکی خدمت
اقدس میں پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ انکو
جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هو الوارث الکریم
مزرہ ہے پیارے کا

نذر
بارگاہ

وارثِ عالم نواز بندہ نواز جانشینِ بختِ پاک
سرکارِ عالم پناہ امام وارثِ الاولیاء

حضرت حافظ قاری حاجی سید وارث علی شاہ الحسنی والحسینی قدس سرہ
آستانہ عالیہ دیوبند شریف ضلع بارہ بنکی یوپی (بھارت)

وارث نے میرے کر دیا وقفِ نشنگاہ
ترنمِ خانقاہ کئے جا رہا ہوں میں

نیازمند

فقیر کمال شاہ وارثی عفی عنہ
یکم صفر ۲۰۰۵ عیسوی

کلام بکمال

عشق کی راہ میں اے کمال حزیں
ہر تمنا میری راہبر ہوگی

حضرت بابا کمال شاہ صاحب وارثی دام ظلکم کی پُرکشش روحانی بزرگ شخصیت دنیائے تصوف
وارثیہ میں محتاج تعارف نہیں

آپ کی بزرگ شخصیت کمال اسم باسملی سے مزین ہے
حقیقتاً خدمت میں بے مثال، معجز و انکسار میں بکمال انداز تکلم و لہجہ، مذاق سخن سادہ

آپ کے ۱۹۵۷ء میں حضور سرکارِ عالم پناہ امام وارث الاولیاء اعظم اللہ ذکرہ کے آستانہ عالیہ دیوہ
شریف میں شریف داخل سلسلہ عالیہ و خرقہ احرام فقراء وارثیہ بدست عاشق رسول فدائے وارث
کونین حضرت الحاج بابا سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیری سے حاصل کیا اور سوم مہتمم خانقاہ وارثیہ
حافظیہ نشت گاہ سرکارِ عالم پناہ قدس سرہ دیوہ شریف مقرر ہوئے یعنی آپ کو خانقاہ عالیہ کی بکمال
خدمت کرتے ۳۹ سال ہو گئے ہیں خانقاہ عالیہ کی جملہ تقاریب کمال احسن و ضعداری سے انجام
فرما رہے ہیں اللہ وارث الکریم بختن پاک کے صدقے آپ کو عمر خضر عطا فرمائیں آمین ثم آمین
آپ کے عشق و محبت کا آئینہ دار آپ کا کلام بکمال ہے جو کہ آپ کے پیش نظر ہے۔

حضرت عنبر وارثی پہلی کیشنز پاکستان کو آپ کے چند کلام شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے
یہ بھی کرم وارث پاک ہے ورنہ کجا دیوہ شریف کجا کراچی

مجھ ناچیز کم فہم کو اس کتابچہ کی ترتیب و ترتین کا حکم سرپرست اعلیٰ (حضرت عنبر شاہ وارثی پہلی کیشنز پاکستان)
مخدومی حضرت خواجہ دلبر علی شاہ صاحب وارثی مدظلہ نے فرمایا تھا! یہ بھی کرم وارث عالم نواز قدس سرہ ہے ورنہ
کجا یہ کم فہم اور کجا سخن ادب

دلبر وارثی نے خرم بر جتہ یہ کہا

چراغ کمال سخن ہے سن اشاعت

۲۰۰۵ء

طلب دعا
محمد خرم وارثی
خادم حضرت عنبر شاہ وارثی پہلی کیشنز پاکستان

اللہ اللہ

مٹے میرے درد و الم اللہ اللہ

اٹھی جب نگاہ کرم اللہ اللہ

نواز ہے مجھ کو محبت سے اپنی

میرے حال پر یہ کرم اللہ اللہ

وہ ہی جا ہے آستانِ محبت

ہوا میں جہاں سر بہ خم اللہ اللہ

میرے ہاتھ آیا وہ جام کوثر

بنا روکش جام و جم اللہ اللہ

سنا مجھ سے رنج و الم کا فسانہ

بوے یہی ہے کرم اللہ اللہ

کروں صبر و ضبط ان پہ شکر خدا بھی

ستم اور ایسا ستم اللہ اللہ

انہیں کی تجلی سے معمور ہیں سب

کلیسا یہ دیو حرم اللہ اللہ

کمال اپنا دم ایسے عالم میں نکلے

زباں پر رہے دم بدم اللہ اللہ

نعت شریف

آئے آنکھوں میں آنسو برائے مدینہ
خدا یا نظر مجھکو آئے مدینہ
مسافر چلے جب مدینے کی جانب
فضاؤں میں گونجی صدائے مدینہ
وہ آرام گاہ رسول خدا ہے
بھلا کیوں نہ ہو دل فدائے مدینہ
جو حاجی مدینے سے آتا ہے واپس
وہ کہتا ہے رب پھر دکھائے مدینہ
منور منور مدینے کے ذرے
معطر معطر فضا ئے مدینہ
مزه دے اس قدر میرا ذوق عقیدت
یہاں سے نظر مجھکو آئے مدینہ
حبیب خدا کی تجلی ہے اس میں
بھلا کیوں نہ پھر جگمگائے مدینہ
حرم رات دن اسکے پیش نظر ہے
ہے شاہوں سے بہتر گدائے مدینہ
کمالِ حزیں کو نہیں فکر محشر
ملی جب سے دل کو ضیائے مدینہ

نعت شریف

نور نور الہدای دیکھتے رہ گئے

اوج خیر الوار دیکھتے رہ گئے

رحمتوں کی گھٹائیں تھی خورشید پر

زلف شمس الضحیٰ دیکھنے رہ گئے

تو نے جا جا کے روضہ کے بوسے لے

ہم تجھے اے صبا دیکھتے رہ گئے

میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی

گنبد پہ ضیاء دیکھتے رہ گئے

اذن جنت ملا لوگ جنت گئے

ہم رخ مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے

تاب سدریٰ تھی پرواز روح الامین

نقش نعلین پا دیکھتے رہ گئے

بھول بیٹھی جمالِ خدا کو نظر

صورت مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے

بے خبر ما سوا سے تھی عقل و خرد

وہ کرم وہ عطا دیکھتے رہ گئے

روضہ پاک کی جالیوں میں کمال

ہم خدا جانے کیا دیکھتے رہ گئے

نعت شریف

مرے دل میں عشقِ ولّائے مدینہ
مری آنکھوں میں جلوہ ہائے مدینہ

محمدؐ ہیں فرماں روائے دو عالم
محمدؐ ہیں فرماں روائے مدینہ

معطر معطر معنبر معنبر

ہو ائے مدینہ فضا ئے مدینہ

جہاں عبد و معبود دونوں کا جلوہ

کشِ حسنِ طیبہ ہے دل میں وہ اسرا وہ خضر وہ جائے مدینہ

میں جاؤں کہاں ما سوا ئے مدینہ

کچھوروں کا جھرمٹ یہ تاروں کی جھلمل

یہ جلوئے کہاں ما سوا ئے مدینہ

مرا مشغلہ میری بخشش کا سا ماں

ثنائے محمدؐ ثنائے مدینہ

کمالِ حزیں کو نہیں فکرِ محشر

ہلی جب سے دل کو ضیائے مدینہ

نعت شریف

قسمت میں اگر ہو گا اپنی دربارِ مدینہ دیکھیں گے
والشمس پڑھینگے دیوانے سرکارِ مدینہ دیکھیں گے

کیا ہو گا منظر نظروں میں کیا ہو گا مستی کا عالم
جب رقص میں ہو گی باد صبا گلزارِ مدینہ دیکھیں گے

محشر میں کمالِ عاصی کو بخشش کا یقین محکم ہے
خود چشمِ کرم سے اسکی طرف سرکارِ مدینہ دیکھیں گے

وہ گلشنِ طیبہ کا منظر وہ گنبدِ خضرا کا عالم
جس سمت بھی نظریں اٹھیں گی انوارِ مدینہ دیکھیں گے

پھر عزمِ عمل کا م آئیگا پھر ذوقِ سفر بڑھ جائیگا
طیبہ کے مسافر راہوں میں جب آثارِ مدینہ دیکھیں گے

وہ نگاہِ کرم جب ادھر ہوگئی
 رائیگاں زندگی معتبر ہوگئی
 اُن کی چشمِ فسوں جب جدھر ہوگئی
 ساری دنیا ادھر کی ادھر ہوگئی
 کاروانِ تمنا مبارک مجھے
 زندگی خود میری راہر ہوگئی
 آنسوؤں نے بھرمِ عشق کا کھو دیا
 ہائے سارے جہاں کو خبر ہوگئی
 داستاں اس سلیقے سے میں نے کہی
 ایک کروٹ نہ بدلی سحر ہوگئی
 ذکرِ حافظِ پیاری کا جس دم ہوا
 ان کی تصویر پیشِ نظر ہوگئی
 ان کے جلوے کو پھر دیکھتا کیا کوئی
 جب سے ہستی حجابِ نظر ہوگئی
 عشق کی راہ میں اے کمالِ حزیں
 ہر تمنا میری راہر ہوگئی

وہ کون سا دل ہے جو ترے صدقے ہو انہ ہو
 وہ کون سا سر ہے جو ترے در پر جھکا نہ ہو
 جلوہ نما ہو کے بھی وہ جلوہ نما نہ ہو
 میری نگاہِ شوق اگر آئینہ نہ ہو
 پڑنے لگی ہے دامنِ محشر پہ بھی نگاہ
 دستِ جنوں سے آج قیامت پانا نہ ہو
 سجدے قدم قدم پہ میں کرتا ہوں اسلئے
 ہوتا ہے یہ گماں کہ ترا نقش پانا نہ ہو
 بس روز اس طرح سے وہ سچ بولتے رہیں
 میں خود ہی چاہتا ہوں کہ وعدہ و فانا نہ ہو
 دیر و حرم کی سمت وہ ڈالے گا کیا نگاہ
 جو انتہائے شوق میں کچھ دیکھتا نہ ہو
 جس آئینہ میں آکے ٹھہر جائے عکسِ یار
 اُس آئینہ کی مثل کوئی آئینہ نہ ہو
 رودادِ ہجر قصہٴ غمِ خوب سن چکے
 افسانہ وہ سناؤ جو ہم نے سنا نہ ہو
 وہ اور اتنی جلد اٹھائے نقابِ رُخ
 یہ بھی کمالِ شوخیِ بادِ صبا نہ ہو

دل میں بتوں کی چاہ کئے جا رہا ہوں میں
کتنا حسین گناہ کئے جا رہا ہوں

وہ حسن دل پسند نہ رنگیاں ہیں وہ
ہر پھول پر نگاہ کئے جا رہا ہوں میں

دنیا گناہ گار محبت کہے تو کیا
خوش ہو کے یہ گناہ کئے جا رہا ہوں میں

اپنے تو خیر اپنے ہیں لیکن بایں خلوص
غیروں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں

وارثؔ نے میرے کر دیا وقفِ نشہ گاہ
تزیینِ خانقاہ کئے جا رہا ہوں میں

رخ پر نظر ہے لب پہ تبسم ہے دل میں شوق
قاتل کو بھی گواہ کئے جا رہا ہوں میں

حاصل ہوا کمال تجھے ایسا کمالِ عشق
ہر غم پہ واہ واہ کئے جا رہا ہوں میں

دو چار اور آئینگی اب ہچکیاں کہیں

بالین سے اب نہ جاؤ میرے مہرباں کہیں

اُنکی نگاہِ ناز نے بخشی حیاتِ نو

رہ رہ کے دل میں ہوتا ہے دردِ نہاں کہیں

پھر تیری زندگی ہی سنور جائے ناصح

پی لے جو ایک جامِ مئے ارغواں کہیں

بدلی ہوئی ہے ہم سے تمہاری نگاہِ ناز

دیکھو بدل نہ جائے نظامِ جہاں کہیں

راہِ طلب میں زیستِ سنور جائے اے کمال

بخشے جو وہ نگاہِ غمِ جاوداں کہیں

یقین کر لیں کہ ہے دراصل میرِ کارواں کوئی
جو پہونچادے ہمیں بھی تادیرِ پیرِ مغاں کوئی

برائے زینتِ داماں کوئی جاتا ہے گلشن میں
اڑا دیتا ہے داماںِ خرد کی دھجیاں کوئی

سمٹ کر آگئے دونوں جہاں سجدے کی حسرت میں
کہاں بڑھ کر ہے اُن کے آستاں سے آستاں کوئی

غمِ صیادِ فکرِ باغباں اندیشہء طوفان
کہاں جا کر بنائے یا الہی آشیاں کوئی

جنونِ شوق نے جانے کہاں پہونچا دیا ہم کو
نہ اپنا ہم سفر کوئی نہ میرِ کارواں کوئی

زمانہ معترف ہو یا نہ ہو تاریخِ شاہد ہے
بڑی مشکل سے پاتا ہے حیاتِ جاوداں کوئی

گلوں کی چاکِ دامانی کمالِ اک درسِ عبرت ہے
کیسے سمجھائے مگر لیکن سرِ گذشتِ امتحاں کوئی

وہی چمن ہے اور وہی باغیاں ہے
مگر اُجڑا اُجڑا ہوا گلستاں ہے
چمکتی جو بھی سرِ آسماں ہے
اُسی نے جلایا مرا آشیاں ہے
جلاتا ہے کیوں آگِ قربِ نشمین
ارادہ بتا کیا تیرا باغباں ہے
سنی جسے رو داد میری وہ بولہ
میری داستاں ہے میری داستاں ہے
کہیں اور نظریں جمتی نہیں ہیں
نگاہوں کا مرکز یہی آستاں ہے
ملا جو بھی مجھکو پریشاں ملا ہے
نہیں کوئی دنیا میں اب شادماں ہے
یہ کیا ماجرا ہے کمالِ انکے در پہ
ترپتا ہے کوئی کوئی نیم جاں ہے

تمہیں کھدو تمہارے در سے دیوانے کہاں جائیں
یہاں جب شمع روشن ہے تو پروانے کہاں جائیں

خوشی سے بندے کر دیں میکدہ سرکار مالک ہیں
مگر یہ تو کہئے ہم دل کو بہلانے کہاں جائیں

بجا ارشاد فرمایا کہ مئے نوشی نہیں اچھی
ذرا یہ بھی تو فرمائیں کہ پیانے کہاں جائیں

ہمیں دیرو حرم سے کچھ عداوت تو نہیں نا صح
مگر ہر سمت راہوں میں ہیں بت خانے کہاں جائیں

جہاں سے ملکیا ہے سلسلہ راہ طریقت کا
کمال اس آستان سے اٹھ کے دیوانے کہاں جائیں

ہماری زیست نے عمر بھر یہی تو کام کیا
کبھی سجدہ میں آئے کبھی قیام کیا

بلا کے دادی ایمن میں جب کلام کیا
تجلیوں نے سر طور اثر دہام کیا

رہ سلوک میں یوں دل نے سب کو سلام کیا
میری خودی کا خدا نے بھی احترام کیا

قدم قدم پہ گرے پڑ رہے ہیں دیوانے
حریم ناز نے جلوں کو جب سے عام کیا

ملی جو حُسنِ عقیدت یہاں کے ذروں میں
زمیں کا جھک کے فلک نے بھی احترام کیا

فضا سکوت میں تھی بزمِ کائنات خموش
میری نگاہ نے لیکن زباں کا کام کیا

کمالِ دولت کو نینِ ملکی مجھکو
جو میں نے حُسنِ حقیقت کا احترام کیا

پلائی سب کو ساقی نے میری جانب نہ جام آیا
میں تشنہ لب گیا تھا مکیدے اور تشنہ کام آیا

زباں پر جب ہماری پیر میخانہ کا نام آیا
کبھی ہم رقص میں کبھی گردش میں جام آیا

سرِ محفل ہوئیں کچھ اُن سے باتیں راز دارانہ
اشاروں سے پیام آیا نگاہوں سے سلام آیا

کسی کا نقش پا دیکھا تو سمجھے اُن کے دیوانے
پئے سجدہ زمیں پر اور اک بیت الحرام آیا

خوشی کے ساتھ کچھ آنکھوں میں آنسو بھی چھلک آئے
اچانک جب کسی دیرینہ ہمد کا سلام آیا

میری آہوں نے جب میرے نشمین کو جلا ڈالا
تو ہر شعلے سے اک وادئی ایمن کا پیام آیا

کمالِ رند مشرب جب آگئے سوئے میخانہ
ہر اک ساغر چھلک اٹھا گردش میں جام آیا

لئے ہم نقد جاں آئے ہیں اتنے بدگماں کیوں ہو
تمنائی سے اپنے اسقدر دامن کشاں کیوں ہو

دل و جاں راہِ الفت میں لٹا کر پھر بھی شاداں ہیں
تمہارے غم کے ماروں کو غمِ سود و زیاں کیوں ہو

جہاں جلوۂ کی تابا نی صدائے عام دیتی ہے
وہاں دیوانوں سے خالی حریمِ دلبراں کیوں ہو

دیر وارثؔ پہ اپنا سر جھکا سکتے عقیدت سے
پھر جبینِ بندگی محرومِ سنگِ آستاں کیوں ہو

میرا تارِ نفس یادوں سے تیری جھنجھٹا اٹھا
دلِ مصطرِ جھومِ درد و غم سے سرگراں کیوں ہو

تمہاری ہی نگاہِ لطف نے بخشا سرورِ غم
لبوں پر اب میرے شام و سحر آہ و فغاں کیوں ہو

کمالِ بے نوا کو جراتِ اظہار مل جائے
تمہاری انجمن میں آ کے یہ بے زباں کیوں ہو

رَبِّهِ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيمُ

هو الواث الکریم
مزہ ہے پیاری کا

قطر
نذر

بارگاہ عالی وقار عاشق رسول فدائے وارث کونین سیدی و مرشدی و مولائی
حضرت الحاج بابا سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیری قدس سرہ

نگہتِ باغِ معینؔ، غوثؔ کے دلبر تم ہو
وارثِ ورثہؔ، وارثِ شہہؔ و عنبرؔ تم ہو
جس کی خوشبو سے معطر ہے گلستان کی فضاء
شاہِ مقصودؔ کے گلشن میں گلِ تر تم ہو

فقیر کمال شاہ وارثی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ الْوَارِثُ الْكَرِيمُ

سرسبز پیاری کا

برادران طریقت و اشریہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ

خانقاہ و اشریہ حافظیہ شست گاہ سرکارِ عالم پناہ قدس سرہ
دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی یو، پی (بھارت) کی از سر نو تعمیر جاری ہے۔

عقیدت مند حضرات سے التماس ہے کہ وہ اس قدیم
خانقاہ حافظیہ کی تعمیر میں تعاون خیر فرما کر دینی و روحانی
فیضان حاصل فرمائیں۔

برائے راست تعاون خیر فرمانے کا پتہ

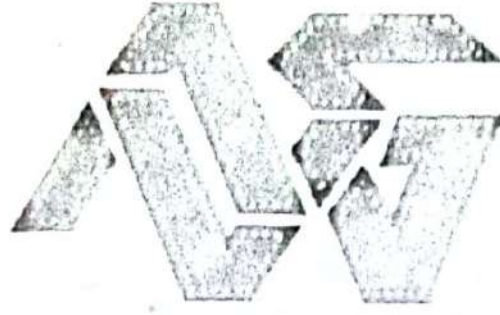
مہتمم خانقاہ و اشریہ حافظیہ

خواجہ کمال شاہ وارثی

دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی (۲۲۵۳۰۱) یو، پی (بھارت)

Ph: 0091-5248-245270 - 0091-5248-245072

Cell: 919839628169



الوارث گارمنٹس

کی جانب سے

نور محمد صدیقی الوارثی

کلام بکمال کے اجراء کے موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

دوکان نمبر 18-G لائٹ ہاؤس سینٹر
ایم۔ اے جناح روڈ کراچی فون نمبر 2767132

سالانہ تقریبات عرس میلہ کا تک

بیاد گاہ حضرت سیدنا حکیم سید قربان علی شاہ قدس سرہ

خانقاہ وارثیہ، حافظیہ نشست گاہ اقدس سرکار عالم پناہ قدس سرہ

دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی یوپی (بھارت)

11 قمری کا تک: 8 بجے صبح جلوس کیساتھ مسند شریف

نشست گاہ سرکار عالم پناہ آرتھ ہوگی اور خاصہ پیش ہوگا

15 قمری کا تک: بعد نماز مغرب محفل میاں شریف

حضور سرکار کائنات رحمۃ اللعالمین ﷺ منعقد ہوگی

16 قمری کا تک: بعد نماز عشاء جلوس چادر و گار شریف منجانب شاہ شمس الغنی وارثی

و عشرت محمود وارثی خانقاہ حذاپرا آئنگی

بعد قتل شریف حضرت حافظ پیاری شاہ وارثیؒ و حضرت مقصود شاہ وارثیؒ

صاحبزادہ مولوی وارث کریم وارثیؒ سلام و دعا خیر ہوگی

17 قمری کا تک: 10 بجے شب حسب دستور محفل سماع بعد قتل شریف

صاحب عرس حضرت سیدنا حکیم سید قربان علی شاہ قدس سرہ

18 کا تک: 10 بجے شب محفل سماع و خدائی رات منعقد ہوگی

19 کا تک: 2 بجے دن جلوس غلاف شریف و صندل و عطر

کیڑہ بخضور آستانہ عالیہ سرکار وارث پاک قدس سرہ پیش ہوگا

11 بجے شب حسب دستور مخصوص محفل سماع منعقد ہوگی

20 کا تک بعد نماز عصر ترکات تقسیم ہونگے بعد مہمانان کرام رخصت ہونگے

نوٹ: دوران عرس شریف میلہ کا تک حسب دستور قدیم مہمانان کو ناشتہ و لنگر تقسیم ہوتا رہے گا

سالانہ تقریبات ماہ صفر

بیادگاہ سرکارِ عالم پناہ امام وارث الاولیاء اعظم اللہ ذکرہ

خانقاہ حافظیہ نشست گاہ اقدس سرکارِ عالم پناہ

دیوبند شریف ضلع بارہ بکنی یوپی (بھارت)

۲۷ محرم الحرام

محفل قل شریف و محفل سماع

حضرت سیدنا شاہ ولایت کنز المعرفت شاہ عبد المنعم قادری دیوبند قدس سرہ

۲۸ محرم الحرام محفل قل شریف و محفل سماع

حضرت سیدنا حاجی خادم علی شاہ قادری چشتی لکھنؤ قدس سرہ

۲۹ محرم الحرام محفل قل شریف و محفل سماع

حضرت سیدنا حافظ سید قربان علی شاہ قادری چشتی قدس سرہ

۳۰ محرم الحرام محفل قل شریف

سرکارِ عالم پناہ جانشین پنجن پاك امام وارث

الاولیاء حضور سیدنا حاجی سید وارث علی شاہ

الحسنی والحسینی اعظم اللہ ذکرہ

یکم صفر تمام دن فاقہ رات کو محفل خدائی رات منعقد ہوگی

آستانہ عالیہ وارثیہ پر بوقت غسل عرق گلاب و کیوڑہ عطر و مندل منجانب

حضرت حافظ پیری شاہ وارثی خانقاہ حداثیہ ہوتا ہے

بعدہ غسل شریف جلوس غلاف شریف امام وارث الاولیاء قدس سرہ منجانب وقف

جناب سید غنی حیدر صاحب وارثی (مرحوم) پیش ہوتا ہے